سوال

لڑکی کا ماموں جوان ہے اور جب بھی اسے دیکھتا اس کا بوسہ لیتا اور اس سے معانقہ کرتا ہے خاوند نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا

جواب

لحمد للہ.

ں کا اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینا مثلا ماں یا بہن یا بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر فتنہ و خرابی کا خدشہ نہ ہو تو پھوپھی یا خالہ کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ بوسہ رحمت و شفقت اور مودت کا ہو نہ کہ لہو لعب اور بطور مزاح چہ جائیکہ یہ بوسہ شہوت کا ہو.

ٰ چھوٹی عمر کی بھتیجی یا بھانجی کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اگر نوجوان ہو اور پھر شادی شدہ تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح سرایت کر جاتا ہے اور بوسہ لینے سے شہوت انگیخت ہونے یا پھر شیطان اس کے لیے ایسا وسوسہ ڈال سکتا ہے جو جائز نہیں، لیکن اگر بڑی عمر کی ہ

ٰر اس کی بھانجی بھی جوان ہو تو اس حالت میں اس کا بوسہ لینا اور معانقہ کرنا قبیح عمل ہے اور یہ شہوت انگیزی اور شر و فساد کے حصول کی جگہ ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے، اور آپ کی بیوی کو اس سلسلہ میں آپ کی اطاعت کرنی چاہیے، اور آپ کی غیر موجودگی میں اپنے ماموں کا استق

ہاں اور افسوس و غم حاصل ہوئے ہیں خاص کر اس دور میں جبکہ دین امور میں کمزوری پیدا کر لی گئی ہے اور احتیاط کی قلت پائی جاتی ہے، یہ محرم شخص پر تہمت نہیں بلکہ یہ اس کے لیے خیر و بھلائی میں معاونت ہے، اور اسے فتنہ و فساد اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حمایت ہے شریعت اسلامیہ نے مفا

روں میں یہ عادت بن چکی ہے کہ جب نوجوان آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں اس کا انکار کرنا اور انہیں اس سے روکنا ضروری ہے، اور بعض تو اس حد تک جا چکے ہیں کہ جب بھی اپنے محرم کو دیکھتے ہیں تو اس کا بوسہ لیتے ہیں، اور اس سے بھی بری عادت یہ ہے کہ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خ

ٰملمان اس طرح کا ملاپ اور بوسہ سے واقف تک نہ تھے، اور چچا پھوپھی اور خالہ اور ماموں کی بیٹی کا بوسہ لینا تو واضح طور پر حرام ہے اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ سب اجنبی عورتیں ہیں اور یہ محرم نہیں ان کے ساتھ تو مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ ان کا بوسہ لیا جائے.

ٰمام ترمذی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایک اپنے بھائی یا دوست تو ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھک جایا کرے؟

ٰسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں

ٰس شخص نے عرض کیا: کیا وہ اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لیا کرے؟

ٰسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں"

ٰو اس شخص نے عرض کیا: کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کیا کرے؟

ٰسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں"

ٰبر (2728) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

ٰستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ٰں ایک عادت ہے کہ وہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسری کے رخسار کا بوسہ لیتا ہیں، اور یہ عادت علماء کے ساتھ مساجد میں اور اساتذہ کے ساتھ کلاس روم میں بھی عام ہو چکی ہے، تو کیا یہ سنت کے مخالف ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں، یا یہ بدعت اور معصیت و گناہ ہے یا جائز ہے؟

ٰیٹی کا جواب تھا:

ٰت کے وقت تو السلام علیکم کہنا اور ہاتھ سے مصافحہ کرنا مشروع ہے، اور اگر یہ ملاقات سفر کے بعد ہو تو اسی طرح معانقہ بھی مشروع ہے؛ کیونکہ حدیث میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ:

ٰب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام آپس میں ملتے تو وہ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے، اور جب سفر سے واپس آتے تو وہ معانقہ کیا کرتے تھے"

ٰرہا رخسار کا بوسہ لینے کا مسئلہ تو ہمارے علم کے مطابق تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی" انتہی

ٰء (128/24).

ٰانہ و تعالی سب کو اپنے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

118395